اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس مبارک پر خصوصی اشاعت

پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں فتنۂ قادیان

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

(گولڈ میڈلسٹ) مدیر اعلیٰ (ماہنامہ الحقیقہ)

بزم رضا

جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ ضلع اٹک

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس مبارک پر خصوصی اشاعت

پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی نگاہ میں فتنۂ قادیان

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (گولڈ میڈلسٹ)

مدیر اعلیٰ (ماہنامہ الحقیقہ)

بزم رضا

جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن

کامرہ کینٹ ضلع اٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سلسلہ اشاعت نمبر 3

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

مقالہ: پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی نگاہ میں فتنہ قادیان

مقالہ نگار: پیر سید صابر حسین شاہ بخاری (گولڈ میڈلسٹ)

اہتمام اشاعت: علامہ حافظ محمد حامد رضا رضوی

مولانا حافظ فرمان علی

تحریک وترتیب: ظفر محمود قریشی (مدیر منتظم سہ ماہی "البرھان الحق" واہ کینٹ)

صفحات: 24

اشاعت بار اوّل: ربیع الاول ۱۴۴۰ھ/نومبر ۲۰۱۸ء

تعداد: 1100

ہدیہ: 30

بزم جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ

ملنے کے پتے

ادارہ فروغ افکار رضا وختم نبوت اکیڈمی برھان شریف ضلع اٹک پنجاب

جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ اٹک

جامعہ المرکز الاسلامی مین والٹن روڈ لاہور

گنج بخش کتب مارکیٹ نزد دربار داتا صاحب

جامعہ محمدیہ غوثیہ للبنات کالو خورد اٹک

عنوانات

انتساب	04
اھداء	05
اظہارِ خیال	06
اپنی بات	08
قطعۂ سال اشاعت	10
تقدیم	11
مخبر صادق نبی ﷺ	14
اُمت کی دستگیری	14
قادیانیت کی تردید کرو	15
کیا جواب ہوگا	16
تم خاموش بیٹھے ہو	16
دعا کرتے ہیں	16
وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے	17
رکاوٹیں دور ہو جائیں گی	18
وہ کافر اور جھوٹا ہے	19
ان کا بندوبست کر لیتے ہیں	22
ختم نبوت کانفرنس میں	23
حواشی وحوالے	24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

یہ مقالہ صاحب صدق وصفا، افضل البشر بعد الانبیاء، پیکر فہم وفراست، محرم اسرارِ نبوت، رفیق نبوت خلیفۃ الرسول، بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مقبول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے منسوب کیا جاتا ہے، جنھوں نے منکرین ختم نبوت، مانعین زکوٰۃ اور فتنۂ ارتداد کا نہایت ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کا پرچم بلند کیے رکھا

روانہ جیش اسامہ کو کیا بلا تاخیر
کہ جانتا تھا پیمبر کا مقتضیٰ صدیق
عدوئے ختم رُسل مسیلمہ کذاب
سر اس لعین کا بس لے کے ہی رہا صدیق

احقر العباد سید صابر حسین شاہ بخاری غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اھداء

ضیغم اسلام، بطل حریت، مینارِ عظمت، فاتح تختۂ دار، کشافِ حقیقت، پیر طریقت، ولی کامل، فنا فی الرسول، عالم معقول و منقول مجاہد ملت علامہ مولانا الحاج محمد عبد الستار خان نیازی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام جنھوں نے تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نفاذِ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہایت قائدانہ اور مجاہدانہ کردار ادا فرمایا تھا۔

ہر مشکل ، طوفان کے آگے
بن گیا ایک چٹان نیازی
اہل عقل و فہم و بصیرت
عشق کا تھا سلطان نیازی

احقر العباد سید صابر حسین شاہ بخاری غفرلہ

اظہار خیال

علامہ حافظ محمد حامد رضا رضوی

اربابِ فکر و دانش اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ عمدہ افکار و اعلیٰ نظریات کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کا سب سے مؤثر اور دیرپا طریقہ "تصنیف و تالیف" ہے۔

اس طرح نسلِ نو کی علمی و فکری، عملی و اعتقادی رہنمائی نہ صرف ممکن بلکہ یقینی بنائی جا سکتی ہے۔ دینی علوم و فنون اور اسلامی عقائد و اعمال سے متعلق درست معلومات اُمت کو پہنچانے والے اہلِ علم اور صاحبانِ قلم و قرطاس محسنین قوم و ملت ہیں اور ان کی اس نوعیت کی کاوشیں عنداللہ ماجور اور عندالناس مقبول ہیں۔

ملت اسلامیہ کو گزشتہ ساڑھے چودہ سو سالہ تاریخ میں بے شمار فتنوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ان میں سے برصغیر میں سر اٹھانے والے ایک عظیم "فتنہ قادیانی" نے ملت اسلامیہ کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اس فتنہ کے ظہور سے پہلے ہی اس کی پیشن گوئی بارگاہ رسالت ﷺ سے پاکانِ اُمت کو دی جاتی رہی ہے۔

زیر نظر مقالہ "پیغمبر آخر الزمان کی نگاہ میں فتنہ قادیان" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ عصرِ حاضر کے ممتاز محقق، صاحب تصانیف کثیرہ، ماہر رضویات، پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری اہل سنت کے معروف قلمکار ہیں آپ جس عنوان پر قلم اٹھاتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ مذکورہ مقالہ بھی آپ کا ہی تصنیف کردہ ہے۔

جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن (مرکزی جامع مسجد قباء) کامرہ کینٹ اسلامی علوم و فنون کی عظیم درسگاہ ہے جو تقریباً گزشتہ چوبیس سال سے دینی خدمات اور اسلامی

علوم کی اشاعت کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

جامعہ ھذا کے طلباء کی تنظیم "بزمِ رضا" نے اسلامی کتب کی اشاعت کی ذمہ داری نبھانے کا عزم کیا ہے۔ اس سے قبل "بزمِ رضا" نے ممتاز عالم دین اور متعدد کتب کے مصنف علامہ مفتی تصدق حسین زید شرفہ (لاہور) کا تصنیف کردہ رسالہ "علمِ رسالت اور عقیدہ ختمِ نبوت" اور ماہ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ میں امام اہل سنت مجدد دین وملت عاشق ماہِ رسالت جامع العلوم مولانا الشاہ احمد رضا خان حنفی قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس کے مبارک موقع پر محقق اہل سنت پیر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری برھان شریف ضلع اٹک پنجاب کا مقالہ "اولیاء ربانی اور فتنۂ قادیانی" کی اشاعت کی سعادت حاصل کر چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کے اس مقالہ کو نافع خلائق بنائے اور شاہ صاحب کو مزید تحریری صورت میں خدمتِ دینِ متین کی سعادت اور صحت وسلامتی عطا فرمائے اور جامعہ ھذا کے جملہ مدرسین کرام، معاونین، طلباء بالخصوص فاضل نوجوان علامہ حافظ محمد فرمان علی حفظہ اللہ کو جزائے جزیل اور اجرِ عظیم سے سرفراز فرمائے اور اس سلسلہ اشاعتِ دین کو ترقی و برکت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الامین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد حامد رضا غفرلہ
پرنسپل جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن
کامرہ کینٹ

اپنی بات

مولانا حافظ فرمان علی

عربی زبان کا مقولہ ہے "العلم صید والکتابۃ قید" یعنی علم ایک پرندہ ہے اور اس کو لکھ لینا اس کا پنجرہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ علمی ذخائر کو قلم کے ذریعے محفوظ کر کے آنے والی نسلوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ سینکڑوں موضوعات ایسے ہیں جن پر اہل قلم نے اس انداز میں لکھا کہ لکھنے کا حق ادا کر دیا مگر موجودہ زمانے میں جدید آلات کی ایجاد نے قلم و قرطاس کے ذوق کو تقریباً مفقود کر دیا ہے۔

لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے اسلاف کی تاریخ ان کے کارنامے اسلامی تعلیمات کے لیے ان کی خدمات کو سپردِ قلم کیا جائے تاکہ اُمت مسلمہ کی صحیح سمت میں رہنمائی ہو سکے۔ اسی ضرورت کے تحت جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ کی نمائندہ تنظیم "بزمِ رضا" نے ۲۰۱۶ء میں اشاعتی کام کا آغاز کیا ہے۔ بزمِ رضا کی جانب سے سب سے پہلے برادرِ مکرم مفتی محمد تصدق حسین نقشبندی زید علمہ کا مقالہ "علمِ رسالت اور عقیدہ ختم نبوت" شائع ہوا۔

قبلہ مفتی صاحب موصوف متعدد مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر علمی حلقوں سے دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید اضافہ فرمائے آمین۔

بعد ازاں ضلع اٹک کے معروف قلم کار سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کی

تصنیف لطیف "اولیائے ربانی اور فتنہ قادیانی" شائع ہوئی۔شاہ صاحب موصوف کی شخصیت علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں ہے۔فتنۂ قادیانی کے خلاف علمی جہاد آپ کی زندگی کا ایک اہم مشن ہے جس قدر حساس موضوعات پر مدلل تحریر قلم بند فرماتے ہیں اس سے آپ کی بیدار مغزی اور بلند ہمتی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔عوام وعلماء کی مجالس میں مقبول اور ہر دل عزیز شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

اب بزمِ رضا شاہ صاحب ہی کا تصنیف کردہ مقالہ "پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی نگاہ میں فتنۂ قادیان" شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔دعا ہے اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "بزمِ رضا" کے جملہ اراکین جامعہ فیض القرآن کے جمہ اساتذہ کرام اور بالخصوص استاذ العلماء حضرت علامہ حامد رضا زید علمہ بانی و سرپرست اعلیٰ جامعہ ھذا کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے تاکہ دینِ متین کی خدمت کا سلسلہ جاری رہے آمین۔

محمد فرمان علی

مدرس جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن

کامرہ کینٹ ضلع اٹک

۵ نومبر ۲۰۱۸ء

باسمہ سبحانہ

قطعہ سالِ اشاعت

"مرقع مہتاب نظیر"

۲۰۱۸ء

حضرتِ صابر بخاری مردِ حق ارفع خصال
زبدۂ آلِ عبا شیریں ادا روشن خیال
رہتا ہے نادر حقائق پر رواں ان کا قلم
ان کو ہے تحقیق اور تحریر پر حاصل کمال
اک مقالہ ان کا عمدہ ہے مرے پیشِ نظر
قادیانی فتنہ کا ہے یہ تعاقب بے مثال
گلشن ایمان پر آئے گا اس سے اک نکھار
ہوں گے اس کو دیکھ کر اربابِ حق شاد و نہال
مجھ کو تھی سالِ رسا کی جستجو فیض الامین
غیب سے آئی صدا "تحریر یکتا نیک فال"

۱۴۴۰ھ

ازقلم: صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی ایم اے
مونیاں شریف ضلع گجرات
۲۷ اکتوبر ۲۰۱۸ء

تقدیم

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری (گولڈ میڈلسٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ النبی الکریم

ہمارے پیارے نبی حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں یہ ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اُمت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع اسی عقیدے پر ہوا۔ اس عقیدہ کے تحفظ میں صحابہ کرام نے کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ قرآن کریم کی دسیوں آیات اور بیسیوں احادیث عقیدہ ختم نبوت پر شاہد عادل و ناطق ہیں۔

پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت سے اپنی اُمت کو مختلف مواقع پر بار بار آگاہ فرمایا اس سلسلہ میں چند ارشادات نبوی ﷺ ملاحظہ فرمایئے:

* ۔بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی پردہ فرمالیتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے۔
* ۔بس میں آیا اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا۔
* ۔میرے ذریعہ انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔
* ۔رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد اب نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔
* ۔میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔
* ۔میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔
* ۔میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
* ۔میری اُمت میں تیس جھوٹے شخص ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ

کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اُمت مسلمہ کا پہلا اجماع "عقیدۂ ختم نبوت" پر ہوا، اس کے تحفظ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں سینکڑوں صحابہ و تابعین نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا پرچم بلند کیا، اپنی جانیں قربان کیں لیکن اس عقیدے پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ دعوت و عزیمت کا یہ سفر ہر دور میں میں ہمیشہ جاری و ساری رہا اور غلامانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت استقامت اور جرأت سے کذابوں کا تعاقب کیا اور انہیں عبرت ناک انجام دے دو چار کیا۔

۱۸۹۰ء میں قادیان (گورداسپور) سے جب مرزا غلام احمد قادیانی "فتنۂ قادیاں" کی صورت میں سامنے آیا تو اس نازک موقع پر بھی ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو بے سہارا نہ چھوڑا بلکہ اس دور کے ہمارے اکابر کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے منتخب فرمایا اور انھیں میدانِ عمل میں کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرمایا۔ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے تناظر میں "پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں فتنۂ قادیان" کی اصلیت جاننے کے لیے پیش نظر مقالہ قارئین کی ضیافت طبع کے لیے حاضر ہے۔ قارئین خود بھی اور دوسروں کو بھی فتنۂ قادیان جیسے دیگر فتنوں سے دور رکھیں اور اپنے ایمان کی حفاظت فرمائیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

پیش نظر مقالہ ماہنامہ "الحقیقۃ" کے تحفظ ختم نبوت نمبر" کے لیے قلم بند ہوا، اب اسے افادۂ عام کے لیے جامعہ محمدیہ غوثیہ فیض القرآن کامرہ کینٹ کی بزمِ رضا کو الگ

کتابی صورت میں شائع کرنے کی اجازت مرحمت کی جاتی ہے۔
عزیزم ظفر محمود قریشی نے اس کی ترتیب و تصحیح احسن انداز میں فرمائی اللہ تعالیٰ انھیں سلامت رکھے آمین۔ صاجزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی صاحب نے "مرقع مہتابِ نظیر" (۲۰۱۸ء) اور "تحریر یکتا نیک فال" (۱۴۴۰ھ) سے اس مقالے کے تاریخی مادے نکالے اور قطعۂ اشاعت رقم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس کا اجرِ عظیم فرمائے۔ آمین

عزیزم ظفر محمود قریشی کی تحریک، مولانا حافظ محمد فرمان علی کی ترغیب اور مولانا حافظ محمد حامد رضا رضوی کی خواہش پر یہ مقالہ بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے صد سالہ عرس مبارک کے موقع پر خصوصی اشاعت کے طور پر شائع کر کے عام کیا جا رہا ہے۔ الھم زد فزد۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل بزم رضا کے اراکین، تمام معاونین اور قارئین کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور انھیں دنیا و آخرت میں سرخروئی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ اجمعین۔

گدائے کوئے مدینہ شریف

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ

ادارہ فروغ افکار رضا

ختم نبوت اکیڈمی برہان شریف

ضلع اٹک پنجاب پاکستان

۲۹ صفر المظفر ۱۴۴۰ھ ۸ اکتوبر ۲۰۱۸ء بروز جمعرات بوقت عشاء

پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی نگاہ میں فتنۂ قادیان

مخبرِ صادق نبی ﷺ

خاتم المرسلین، رحمتہ للعالمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، راحۃ العاشقین، محبوب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام و مرتبہ تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ آپ اپنے وصال باکمال کے بعد بھی اپنے جسم اطہر اور روح مقدس کے ساتھ زندہ ہیں اور اپنی اُمت کے احوال سے آگاہ ہیں۔ اُمت کی ظاہری و باطنی مشکلات بھی رفع فرما رہے ہیں۔ دنیا کے کسی خطہ پر جب بھی کوئی فتنہ نمودار ہوا تو آپ ﷺ نے دستگیری فرمائی اور بروقت راہ نمائی فرمائی۔

اُمت کی دستگیری

برصغیر میں جب مرزا قادیانی اپنے اصلی شیطانی روپ میں سامنے آیا کمزور ایمان والوں کا قدم ڈگمگایا تو اس نے انھیں اپنا ہمنوا بنایا۔ ان حالات میں ہمارے کریم آقا ﷺ نے اپنی اُمت کو اس فتنہ کی اصلیت سے آگاہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے اپنے چند غلاموں کا انتخاب فرمایا، انھیں تحریک ختم نبوت کی قیادت کے لیے آگے بڑھایا۔ یوں تو علماء و مشائخ اہل سنت کی اکثریت اس تحریک میں پیش پیش تھی لیکن ان میں مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہایت روشن اور نمایاں طور پر سامنے آیا۔ اسی طرح تحریک ختم نبوت عروج پر تھی تو بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے مجاہد ملت علامہ محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کو کامیابی و کامرانی کا مژدہ جانفزا سنایا تو وہ مرد مجاہد خوشی سے پھولے نہ سمایا۔ فتنۂ قادیانیت کو اپنے منطقی انجام تک

پہنچایا باطل کو شکست فاش ہوئی اور حق غالب آیا۔

تحریک ختم نبوت کے دوران تاجدار ختم نبوت ﷺ کی بے پناہ نوازشات ہوئیں۔ سر دست ان تمام کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔ البتہ یہاں صرف چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں پڑھیے، ایمان تازہ کیجئے۔ فتنۂ قادیان سے خود بھی اور دوسروں کو بھی دور رہنے کی تاکید فرمایئے۔

قادیانیت کی تردید کرو

(ا)۔ صوفی باصفا حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء) صاحب کشف و کرامات تھے۔ آپ زیادہ وقت وظائف، عبادات و مجاہدات میں گزارتے تھے۔ اچانک آپ کے اندر کیسے تبدیلی آئی کہ آپ نے اپنی خانقاہ قادیانیت کے رد کے لیے وقف کر دی۔ آپ خود فرماتے ہیں!

میں عالم رویا میں حضور سرور کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء ﷺ کے دربار عالی میں پیش ہوا۔ نہایت ادب و احترام سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"محمد علی! تم وظیفے پڑھنے میں مشغول ہو اور قادیانی میری ختم نبوت کی تخریب کر رہے ہیں، تم ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کی تردید کرو"۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مبارک خواب کے بعد نماز فرض، تہجد اور درود شریف کے علاوہ تمام وظائف ترک کر دیئے۔ دن رات ختم نبوت کے کام میں منہمک ہوگیا۔ ؎

کیا جواب ہوگا؟

اسی دوران یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ مراقبے میں آپ کو یہ القاء ہوا:

"یہ گمراہی (قادیانیت) تیرے سامنے پھیل رہی ہے اور تو ساکت ہے۔ اگر قیامت کے دن باز پرس ہوئی تو کیا جواب ہوگا؟"۔ ۲

تم خاموش بیٹھے ہو

(۲)۔ زبدۃ المحققین رئیس العارفین حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف نہایت سرگرمی دکھائی اس کی ایک وجہ آپ خود بیان فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ! "یہ مرزا قادیانی اپنی تاویلاتِ فاسدہ کی مقراض سے میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو"۔

بس اس فرمان کے بعد جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے وہ کافۂ اہل اسلام کی خیر خواہی اور نصیحت کے لیے کیا ہے اور مرزا کے عقائد باطلہ کا فساد جو اثر میں سم قاتل ہے۔ کتاب و سنت اور علمائے اُمت مرحومہ کے عقائد صحیحہ کی روشنی میں ظاہر کر دیا ہے۔ ۳

دعا کرتے ہیں

(۳)۔ پیر شریف سندھ کے روحانی راہنما مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب قریشی فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک

دبانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔میری پشت کی جانب میری بیوی باپردہ بیٹھی ہے اس نے مجھے کہا کہ میرے لیے اجازت طلب کریں کہ میں بھی آپ ﷺ کے قدموں کو دبانے کی سعادت حاصل کروں۔میں نے عرض کی کہ آقا! آپ کی خادمہ بھی اجازت چاہتی ہے۔آپ ﷺ نے انکار فرمادیا۔میری بیوی نے تجویز پیش کی کہ پاؤں مبارک پر کپڑا رکھ دیتی ہوں، کپڑے کے اوپر سے دبانے کی سعادت حاصل ہو جائے۔آپ ﷺ نے اس کی بھی اجازت نہ دی۔میں نے پاؤں دباتے درخواست کی کہ آقا ﷺ مرزائیت بہت پریشان کر رہی ہے،وہ بڑھ رہی ہے آپ کی اُمت پریشان ہے،میری یہ درخواست سن کر آپ ﷺ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا! کہ ”دعا کرتے ہیں“ یہ ارشاد فرما کر دعا کے لیے دونوں ہاتھ مبارک اُٹھادیئے،میاں بیوی ہم بھی دعا میں شامل ہو گئے۔میں اس وقت دل میں سوچ رہا تھا کہ مرزائیت کی ناکامی واستیصال کے لیے دعا ہورہی ہے اسی حالت میں بیداری ہوگئی۔ ؎

وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے

(۴)۔شمس العارفین حضرت پیر سید نور الحسن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۲ء) عارف کامل اور مرد درویش تھے۔آپ حضرت کیلیانوالے کے نام سے معروف ہوئے۔آپ کا شمار عارف ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔مرزا قادیانی کے متعلق دربار رسالت مآب ﷺ کا فیصلہ آپ کی زبان فیض ترجمان سے ملاحظہ فرمایئے:

”لاہور میں ایک لڑکا تھا۔چھوٹی عمر میں ہی اس کو درود شریف پڑھنے کیا شوق پیدا ہوگیا تو اس کو نبی اکرم ﷺ کا اکثر حضور حاصل ہوا کرتا۔ہمارے احباب کو

اس کے متعلق علم ہوا تو چوں کہ ان دنوں مرزائی تحریک زوروں پر تھی، اس لیے برادرم محمد اسحاق، مہر جلال الدین، بابا الہ دین اور شیخ مظفر الدین وغیرہ کو خیال آیا کہ اس لڑکے کو کہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کر کے دریافت کرے کہ مرزا صاحب کے متعلق آپ کا کیا فرمان مبارک ہے؟۔ چنانچہ یہ تمام صاحبان اس لڑکے کے پاس اسلامیہ پریس میں گئے جہاں وہ کام کرتا تھا اور عرض کیا کہ ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی حضوری حاصل ہے۔آپ حضور کی اقدس میں عرض کریں کہ مرزا غلام احمد کے متعلق کیا ارشاد مبارک ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے بس کی بات نہیں۔کسی وقت تو جب حضوری ہوتی ہے جس بات کے دریافت کرنے کا خیال ہو یاد رہتی ہے اور کبھی نہیں یاد رہتی۔حضور اکرم ﷺ خود ہی جس بات کا جواب دینا منظور ہوتا ہے دے دیتے ہیں، ورنہ از خود میں عرض نہیں کر سکتا۔اگر خدا کو منظور ہوا تو کسی وقت فرما دیں گے۔ چنانچہ ایک دو دفعہ اس لڑکے کو ملے تو اس نے یہی جواب دیا کہ حضوری تو ہوئی لیکن اس کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی۔کچھ عرصہ کے بعد ایک دن اتفاقاً بازار ہی میں اس لڑکے سے ملاقات ہو گئی تو کہنے لگے کہ وہ آپ کی بات ہو گئی ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ!

"مرزا غلام احمد کے متعلق جس کو اتنا خیال ہو کہ شاید سچا ہے یا جھوٹا میں اس کی شفاعت نہیں کروں گا بلکہ جو اس کو مسلمان سمجھے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

رکاوٹیں دور ہو جائیں گی

(۵)۔ضیغم اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء) تحریک ختم نبوت کے روح رواں عاشق صادق اور سرکار ابد قرار ﷺ کے سچے غلام تھے۔تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کو جن مصائب و آلام سے دو چار ہونا

پڑا، اخبارات کی فائلیں ان کی شاہد عادل ہیں۔

تحریک ختم نبوت کے دوران آپ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک خط لکھا جو اپنے دوست الحاج چودھری فتح محمد بٹالوی کے ہاتھ حضرت شیخ غلام رسول المعروف بلیاں والے رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) جو مسجد نبوی شریف میں جاروب کش تھے کو پہنچایا۔ اس خط میں یہ لکھا تھا کہ میری طرف سے حضور ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں سلام عرض کریں اور پھر درخواست کریں کہ آپ ﷺ نے ڈیوٹی سخت لگا دی ہے، بڑی مشکلات ہیں، رکاوٹیں ہیں، ساز و سامان نہیں ہے۔ آپ ﷺ توجہ فرمائیں کہ وسائل پیدا ہوں اور رکاوٹیں دور ہوں۔

جب یہ خط حضرت بابا غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا اور انہیں بتایا گیا کہ یہ خط مولانا عبدالستار خان نیازی نے نبیٔ اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں ارسال کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نیازی طرے والا۔ میں اس کو جانتا ہوں میں نے اس کو پچھلے سال حج کے موقع پر دیکھا تھا۔ آپ نے مجھے خط دے دیا۔ رات کو میں حضور ﷺ کے دربار میں عرض کر دوں گا، صبح کو جواب لے لینا۔ پھر جواب آیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ!

”رکاوٹیں دور ہو جائیں گی، غیب سے سامان پیدا ہو جائے گا۔“

اور پھر واقعی غیب سے سامان پیدا ہو گیا، مرزائیت کا مسئلہ حل ہو گیا۔ تحریک ختم نبوت کامیابی سے ہمکنار ہو گئی۔ [۶]

وہ کافر اور جھوٹا ہے

(۶)۔ ۶ جون ۱۹۷۳ء بروز بدھ دوپہر کے وقت گوجرانوالہ میں بطل جلیل مجاہد اسلام علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ (و، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) کی آمد ہوئی اور تقریر ہوئی۔ نہایت پر امن ماحول میں چند شر پسند نے اپنی موجودگی کا مظاہرہ کیا،

ہنگامہ کیا، فائرنگ اور پتھراؤ کیا۔ اس موقع پر جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ کے متعلم مولانا محمد یونس قادری رضوی بھی موجود تھے۔ انھوں نے جب یہ سب کچھ دیکھا تو بہت پریشان ہوئے۔ اسی پریشانی کے عالم میں گھر آکر سو گئے۔ سحری کے وقت انہوں نے ایک ایمان افروز خواب دیکھا۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں انہوں نے علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے پایا اور دربار رسالت ﷺ سے فتنہ قادیانیت کے بارے میں کیا فیصلہ صادر ہوا ان ہی کی زبانی سنئے:

"میں ایک باغ میں کھڑا ہوں۔ باغ کچھ ایسا عجیب وغریب ہے کہ ظاہر میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ باغ میں بے انتہا مخلوق جمع ہے۔ درختوں میں بے شمار پھل ہی پھل نظر آرہے ہیں اور بہت نزدیک نزدیک مگر کسی کو توڑنے کی مجال نہیں۔ باغ کے اجتماع میں علماء میں سے مجھے حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی، مولانا محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی، مولانا محمد شریف صاحب نوری قصوری، مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب اور ان سب کے درمیان حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کھڑے نظر آئے۔ اچانک ایک منور و درخشاں تخت آسمانوں سے اس باغ میں اترتا ہوا نظر آیا۔ تخت پر ایک نورانی بزرگ تشریف فرما ہیں اور ان کی دونوں جانب چار اور حضرات بھی ہیں۔ مجمع نے تخت آتا دیکھ کر یا محمد یا محمد (ﷺ) پکارنا شروع کر دیا۔ میں نے ایک قریب کھڑے صاحب سے پوچھا یہ کون شخصیتیں ہیں؟ تو اس نے بتایا! نادان! تجھے معلوم نہیں کہ یہ غریبوں کے والی، یتیموں کے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور یہ دوسرے چار حضرات حضور ﷺ کے چاروں یار و خلفاء اربعہ (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ جب میں نے ایک گروہِ بزرگان کی بابت استفسار کیا تو اس نے بتایا کہ یہ اولیاء اللہ، اقطاب و ابدال حضرات کا اجتماع ہے۔ اور درمیان میں حضرت غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) تشریف فرما ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کے بعد اس باغ میں ہر جانب ایسا نور ہی نور نظر آنے لگا، جس کے بیان کرنے سے میں عاجز ہوں۔ میں نے اس نور میں ایسے پرندے بھی دیکھے جو زمین و آسمان کے درمیان بغیر سہارا کے موجود ہیں، اور حرکت بھی نہیں کر رہے۔ جملہ حاضرین بھی کھڑے ہیں کوئی بھی بیٹھا ہوا نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری پر مولانا نورانی اور دیگر علماء کرام استقبال و قدم بوسی کے لیے بڑھتے نظر آئے۔ اس دوران نورانی میاں کا عمامہ سر سے گر گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اٹھا کر دوبارہ ان کے سر پر رکھ دیا اور اپنے دست مبارک سے ان کو شاباش دی، اور علماء سے فرمایا! مجاہدو! کھڑے ہو جاؤ پھر مجمع کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ میری اُمت کے مجاہد ہیں۔ جن کے متعلق میں نے فرمایا کہ وہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہیں۔ پھر آپ کے ارشاد پر حضرت نورانی صاحب نے اس اجتماع میں تقریر فرمائی۔ دوران تقریر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ٹھیک ہے، ٹھیک ہے" کے جملے بھی ارشاد فرمائے۔ نورانی صاحب نے اپنی تقریر میں ایک جملہ یہ بھی کہا: اے میرے آقا! کیا آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملی ہے۔ اور کیا کوئی اور بھی نبی بن سکتا ہے؟ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی و امی نے ارشاد فرمایا:

"نہیں جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور جھوٹا ہے"

نورانی صاحب نے عرض کیا: ہم اسی لیے ایسے لوگوں کی علیحدگی و اقلیت قرار دینے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ نورانی صاحب نے آخر میں کہا: یہ میرے وہ آقا ہیں کہ جب مدینہ منورہ جلوہ گر ہوئے تو اہل مدینہ نے اس طرح خیر مقدم کیا:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعیٰ للہ داعی

ان کی تقریر کے بعد حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے ایک نحیف سے بدن مگر بڑی پیاری سی شکل کے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا:

"یہ احمد رضا خان بریلوی ہیں، چودھویں صدی میں میری امت کے مجدد ہیں۔ اور انہوں نے ہماری شان میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں"۔

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عربی نعت شریف پڑھی۔ بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے یہ نعت شریف سنائی۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے   سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

اس کے بعد نورانی صاحب نے سلام پڑھایا اور چند اشعار اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد فرمانے پر مولانا شاہ احمد نورانی نے سرکار کے وسیلہ سے دعا کی اور سرکار دو عالم ﷺ تبسم فرماتے رہے۔ اس کے بعد وہ نورانی تخت اور نظارہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ ؎

اس خواب کی صداقت و عمل تعبیر ٹھیک ایک سال بعد سامنے آئی۔ اور علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو سرکاری طور پر کافر قرار دیا گیا۔

ان کا بندوبست کر لیتے ہیں

(۷) الف۔ تحریک تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ کے روح رواں حضرت پیر محمد افضل قادری صاحب مدظلہ (مراڑیاں شریف گجرات) فرماتے ہیں!

"تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں سخت پریشان تھا کہ ملک بھر میں بے شمار لوگ تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہیں لیکن قادیانیوں کے بارے میں اسمبلی میں کوئی

فیصلہ نہیں ہو رہا۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو صبح نو دس بجے مسجد نوناریاں لاہور میں سویا ہوا تھا، سورج ظاہر ہوا جس کے اندر سے حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں!

"فکر نہ کرو ان کا بندوبست کر لیتے ہیں"

پیر صاحب فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست راؤ غلام حسین آف نوناریاں عرف جج صاحب جو کہ اس وقت ڈپٹی سیکرٹری انڈسٹری حکومت پنجاب لاہور ہیں کو یہ خواب بتایا اور خوش خبری سنائی اور اسی روز دوپہر کے وقت قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ 8

ختم نبوت کانفرنس میں

(ب)۔ایک نہایت ہی صالح نوجوان خواجہ شکیل احمد اویسی آف فیض آباد گجرات خطیب خواجہ اویس قرنی مسجد نزد دربار شاہ دولہ گجرات لکھتے ہیں:

"کھاریاں عیدگاہ میں حضرت پیر محمد افضل قادری کی زیر نگرانی کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس کا مجھے علم نہ تھا۔ میں نے اسی روز خواب میں دیکھا: "حضور سرکار مدینہ ﷺ ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک شخصیت سے پوچھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کھاریاں میں پیر محمد افضل قادری ختم نبوت کانفرنس کر رہے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ اس کانفرنس میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ 9

عنقریب شائع ہونے والے موضوعات

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے

مصنف کے دیگر مقالات

- تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور سُنی تنظیمات
- خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وظائف اولیاء
- عقیدہ ختم نبوت اور نعت
- علامہ پیر سید عبداللہ شاہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردّ قادیانیت
- علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت
- پیر سید غلام محی الدین گیلانی قبلہ بابو جی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک ختم نبوت
- علامہ پیر سید محبوب شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور تحریک ختم نبوت
- علامہ پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت
- طارق سلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ اور عقیدہ ختم نبوت
- علامہ قاضی عبدالسبحان کھلابٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مرزائیوں سے تین مناظرے
- تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور اٹک کے سُنّی علمائے کرام
- عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں سُنّی صحافت کا کردار
- ''تحفظ ختم نبوت نمبر'' ناگزیر تھا